50774 ـ ايك نصرانى سے مباحثہ كرنے والا دريافت كرتا ہے كہ كيا اللہ كى روح ہے ؟

سوال

ايك عيسائى سے ميرى بحث چل رہى ہے، وہ عيسائى مجھے كہتا ہے كہ: اللہ تعالى كى روح ہے.
لھذا ميرا سوال يہ ہے كہ كيا اللہ تعالى كى روح ہے؟ (انسان اور فرشتوں اور باقى سارى مخلوق كى طرح كى روح) اور كيا روح كوئى پيدا شدہ مخلوق ہے كہ نہيں ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

كسى كے ليے بھى جائز نہيں كہ وہ اللہ تعالى كو ايسى صفت سے موصوف كرے جو ثابت نہيں، بلكہ ہر ايك كے ليے ضرورى اور واجب ہے كہ وہ اللہ تعالى كو انہيں صفات سے متصف كرے جن صفات سے اللہ تعالى نے خود اپنے آپ كو متصف كيا ہے يا پھر اس كے رسول صلى اللہ عليہ وسلم نے متصف كيا ہے اس ليے كہ اللہ تعالى كےبارہ ميں اللہ تعالى سے زيادہ كوئى بھى علم نہيں ركھتا، اور كوئي مخلوق اپنے خالق كے متعلق رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم سے زيادہ علم نہيں ركھتى.

فرمان بارى تعالى ہے:

كہہ ديجئے كہ كيا تم زيادہ جانتے ہو يا اللہ تعالى البقرۃ (140)

اور ايك مقام پر فرمايا:

اور جس بات كى تجھے خبر ہى نہ ہو اس كے پيچھے مت پڑ كيونكہ كان اور آنكھ اور دل ان سب ميں سے ہر ايك سے پوچھ گچھ كى جانے والى ہے الاسراء (36).

اور روح اللہ تعالى كى صفات ميں سے نہيں بلكہ اللہ تعالى كى مخلوقات ميں سے پيدا كردہ ايك مخلوق ہے، اور بعض نصوص ميں اس كى اضافت صرف ملكيت اور شرف كے اعتبار سے ہے، لھذا اللہ تبارك وتعالى روح كا خالق اور مالك ہے جب چاہے اس كو روح قبض كر ليتا ہے اور جب چاہے اسے چھوڑ ديتا ہے.

لھذا روح كے بارہ ميں قول ايسا ہى ہے جيسا كہ (بيت اللہ) اور (ناقۃ اللہ) اور (عباداللہ) اور (رسول اللہ) يعنى اللہ كا گھر، اللہ كى اونٹنى، اللہ كے بندے، اور اللہ كا رسول ہے لھذا يہ سب اللہ تعالى كى مخلوقات ہيں اور شرف و كرم

کے اعتبار سے ان کی اضافت اللہ تعالی کی جانب کی گئی ہے.

اور جن نصوص میں روح کی اضافت اللہ تعالی کی جانب کی گئی ہے ان میں یہ فرمان باری تعالی بھی شامل ہے:

پھر اسے برابر کیا اور اس میں اپنی روح پھونکی السجدۃ (9).

یہ آدم علیہ السلام کے بارہ میں ہے.

اور آدم علیہ السلام کے بارہ میں ہی اللہ تعالی نےایك دوسرے مقام پر کچھ اس طرح ارشاد فرمایا:

لھذا جب میں اسے برابر کرلوں اور اس میں اپنی روح پھونك دوں تو تم سب اس کے سامنے سجدہ ریز ہو جانا الحجر (29).

اور ایك مقام پر اللہ عزوجل کا فرمان ہے:

اور اس (مریم) نے ان لوگوں سے پردہ کر لیا پھر ہم نے اس کے پاس اپنی روح (جبریل علیہ السلام) کو بھیجا تو وہ اس کے سامنے پورا آدمی بن کر ظاہر ہوا، وہ کہنے لگی میں تجھ سے رحمن کی پناہ مانگتی ہوں اگر تو کچھ بھی اللہ تعالی سے ڈرنے والا ہے، اس نے جواب دیا کہ میں تو اللہ تعالی کا بھیجا ہو قاصد ہوں تجھے ایك پاکیزہ لڑکا دینے آیا ہوں مریم (17 - 19).

تو اس آیت میں روح سے مراد اللہ تعالی کا بندہ اور رسول جبریل ہے جسے اللہ تعالی نے مریم کی طرف قاصد بنا کر بھیجا، اور اللہ تعالی نے اس کی اضافت اپنی طرف یہ کہہ کر فرمائی (روحنا) ہماری روح تو یہاں تکریم اور شرف کی اضافت ہے، جو کہ ایك مخلوق کی اپنے خالق اللہ سبحانہ وتعالی کی جانب ہے.

اور حدیث شفاعت کو بہت طویل ہے میں بھی ذکر ہے کہ:

" تو لوگ موسی علیہ علیہ السلام کے پاس آ ئیں گے تو وہ بھی یہی جواب دیں گے کہ میں اس کا اہل نہیں لیکن تم عیسی علیہ السلام کے پاس جاؤ کیونکہ وہ اللہ تعالی کی روح اور اس کا کلمہ ہیں" صحیح بخاري حدیث نمبر (7510) صحیح مسلم حدیث نمبر (193).

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" صرف اللہ تعالی کی جانب اضافت سے ہی یہ لازم نہیں آتا کہ مضاف اللہ تعالی کی صفت ہو، بلکہ بعض اوقات بعینہ بعض مخلوقات یا اس کی کوئي صفت اللہ تعالی کی جانب مضاف ہوتی ہے جو بالاتفاق اللہ تعالی کی صفت نہیں ہوتی،

جیسا کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

(بیت اللہ) اللہ تعالی کا گھر (ناقۃ اللہ) اللہ تعالی کی اونٹنی (عباداللہ) اللہ تعالی کے بندے، بلکہ روح اللہ بھی مسلمان سلف صالحین اور آئمہ کرام کے ہاں اسی طرح ہے.

لیکن جب وہ چیز جو اللہ تعالی کی صفت ہو اور کسی دوسرے کی صفت نہ ہو اس کی اضافت اللہ تعالی کی طرف کی جائے مثلا: کلام اللہ ، علم اللہ، یداللہ، (اللہ تعالی کی کلام، اللہ تعالی کا علم، اللہ تعالی کا ہاتھ) وغیرہ تو یہ اس کی صفت ہو گی. انتہی " دیکھیں: الجواب الصحیح (4 / 414).

اور وہ قاعدہ جسے شیخ الاسلام نے کئی مواضع میں ذکر کیا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ:

اللہ تعالی کی طرف اضافت کی دو قسمیں ہیں:

1 ـ ذاتی طور قائم بعینہ اشیاء، یہ اضافت شرف و تکریم کی اضافت ہے، جس طرح، بیت اللہ، ناقۃ اللہ، اور اسی طرح روح بھی ، کیونکہ یہ اللہ تعالی کی صفت نہیں، بلکہ یہ ایك عین اور قائم بالذات چیز ہے.

اور اسی لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی براء بن عازب رضي اللہ تعالی عنہ کی طویل حدیث جس میں انسان کی وفات اور اس کی روح نکلنے کا ذکر ہے فرمایا کہ:

" تو وہ روح اس طرح بہہ نکلتی ہے جس طرح مشکیزے کے منہ سے قطرہ بہتا ہے، تو اس روح کو (ملك الموت) پکڑ لیتا ہے اور جب وہ اسے پکڑتا ہے تو (فرشتے) اسے اپنے ہاتھوں میں پلك جھپکنے تك بھی نہیں رکھتے بلکہ اسے اس حنوط اور کفن میں لپیٹ لیتے ہیں، اور اس سے دنیا میں پائی جانے والی سب سے بہتر کستوری کی خوشبو مہکتی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو وہ اسے لے کر اوپر چڑھتے ہیں.

حدیث کی مختلف روایتیں دیکھیں: احکام الجنائز للالبانی (198).

اور ایك حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جب روح قبض کی جاتی ہے تو نظر اس کا پیچھا کرتی ہے" صحیح مسلم حدیث نمبر (920).

یعنی جب روح نکلتی ہے تو نظر اس کا پیچھا کرتی اور اسے دیکھتی ہے کہ وہ کہاں جاتی ہے، تو یہ سب کچھ اس کی دلیل ہے کہ روح ایك عین اور قائم بالذات چیز ہے.

2 ـ ایسی صفات جو قائم بالنفس نہیں ہوتیں، بلکہ ان کے لیے کوئی موصوف ہونا ضروری ہے جس کے ساتھ مل

کے قائم ہوں ، مثلا: علم ، ارادہ، قدرت ، لھذا جب یہ کہا جائے کہ : علم اللہ ، ارادۃ اللہ ، (اللہ تعالی کا علم ، اور اللہ تعالی کا ارادہ) تو یہ صفت کی موصوف کی جانب اضافت ہو گی.

ابن قیم رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" مسئلہ نمبر (17): وہ یہ ہے کہ آیا روح قدیم ہے یا محدث یا مخلوق؟

پھر کہتے ہیں: اس مسئلہ میں بہت سے لوگ پھسل گئے اور بہت سے بنی آدم گمراہ ہوئے، اور اللہ تعالی نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور پیروی کرنے والوں کو حق مبین اور واضح صحیح راہ کی طرف ہدایت نصیب فرمائی، لھذا سب رسول صلی اللہ علیہم وسلم اس پر جمع اور متفق ہیں کہ یہ محدث اور مخلوق ، بنائی گئی اور مربوب اور مدبر کردہ ہے، یہ چیز انبیاء کے دینوں میں اضطرارا اسی طرح معلوم ہے جس طرح یہ معلوم ہے کہ یہ سارا عالم اور جہان حادث ہے اور بدنوں کا دوبارہ اٹھنا وقوع پذیر ہو گا، اور یہ کہ اللہ تعالی اکیلا ہی خالق ہے اور اس کے علاوہ جو کچھ بھی ہے وہ سب اس کی مخلوق ہے"

پھر ابن قیم رحمہ اللہ تعالی نے حافظ محمد نصر المروزی رحمہ اللہ سے ان کا یہ قول نقل کیا ہے کہ:

" مسلمانوں میں کوئي اختلاف نہیں پایا جاتا کہ آدم علیہ السلام اور ان کی اولاد میں جو روحیں پائی جاتی ہیں وہ سب اللہ تعالی کی مخلوق ہیں، اللہ تعالی نے اسے پیدا فرمایا اور اس کی تکوین فرمائی اور اسے ایجاد کیا اور پھر اپنی جانب اس کی اضافت فرمائی جس طرح باقی سب مخلوق کو اپنی طرف مضاف کیا.

فرمان باری تعالی ہے:

اور اللہ تعالی نے آسمان و زمین میں جو کچھ بھی ہے اپنی طرف سے تمہارے مطیع اور مسخر کردیا الجاثیۃ (13).
انتھی . دیکھیں الروح (144).

اور ہو سکتا ہے کہ بعض لوگوں پر عیسی علیہ السلام کے متعلق اللہ تعالی کے مندرجہ ذیل فرمان میں اشکال پیدا ہو:

فرمان باری تعالی ہے:

مسیح عیسی بن مریم علیہ السلام تو صرف اللہ تعالی کے رسول اور اس کے کلمہ (کن سے پیدا شدہ) ہیں، جسے مریم علیہا السلام کی طرف ڈال دیا گیا تھا، اور اس کے پاس کی روح ہیں النساء (171).

جن پر اشکال پیدا ہوا تو انہوں نے بھی اسی طرح گمان کیا اور سمجھا جس طرح عیسائیوں نے سمجھا اور گمان کیا کہ یہاں پر (من) تبعیضیہ ہے یعنی بعض کے معنی میں ہے اور روح اللہ تعالی کا ایك جزء ہے، حالانکہ حق بات تو یہ

ہے کہ یہاں پر (من) ابتداء غایت کے لیے ہے، یعنی یہ روح اللہ تعالی کی جانب سے ہے، اس کی ابتداء اور پیدائش اللہ کی جانب سے ہے اور وہ اس کا خالق اور اس میں تصرف کرنے والا ہے.

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

آیت اور حدیث میں لفظ (و روح منہ) بھی اسی قول کی طرح ہے :

اور اللہ تعالی نے آسمان و زمین میں جو کچھ بھی ہے اپنی طرف سے تمہارے مطیع اور مسخر کردیا.

یعنی اس کی مخلوق میں سے اور اس کی جانب سے، اور (من) تبعیضیہ نہیں جس طرح کہ عیسائی کہتے ہیں اللہ تعالی ان پر لعنت برسائے، بلکہ یہ من تو ابتداء غایت کے لیے ہے جیسا کہ دوسری آیت میں ہے .

اور مجاھد رحمہ اللہ تعالی (و روح منہ) کے متعلق کہتے ہیں: یعنی اس کی جانب سے رسول ہیں ، اور ان کے علاوہ دوسروں کا کہنا ہے کہ: اس کی جانب سے محبت ہے، لیکن پہلا معنی زیادہ اظہر ہے وہ یہ کہ وہ بھی پیدا کردہ اور مخلوق روح میں سے ایك مخلوق ہے، اور روح کی اللہ تعالی کی طرف اضافت شرف و مرتبہ کی بنیاد پر ہے، جس طرح اونٹنی اور گھر کی اضافت اللہ تعالی کی طرف کی گئی ہے:

ارشاد باری تعالی ہے:

یہ اللہ تعالی کی اونٹنی ہے الاعراف (73).

اور فرمان باری تعالی ہے:

اور میرے گھر کو طواف کرنے والوں کے لیے پاك صاف کرالحج (26) .

اور جس طرح صحیح حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" تو میں اپنے رب کے پاس اس کے گھر میں داخل ہوؤں گا"

یہاں اضافت تشریف ہے ، اور اسی طرح سب ایك ہی قبیل سے ہیں.

دیکھیں: تفسیر ابن کثیر (1 / 784).

اور علامہ آلوسی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

بیان کیا جاتا ہے کہ رشید کے پاس ایك بہت ماہر عیسائی طبیب تھا اس نے علی بن حسین واقدی رحمہ اللہ تعالی سے

ايك دن مناظره كيا اور كہنے لگا:

تمہارى كتاب بھى اس بات پر دلالت كرتى ہے كہ عيسى عليہ السلام اللہ تعالى كا جزء اور حصہ ہيں اور اس نے مندرجہ ذيل آيت تلاوت كى:

مسيح عيسى بن مريم عليہ السلام تو صرف اللہ تعالى كے رسول اور اس كے كلمہ (كن سے پيدا شدہ) ہيں، جسے مريم عليہا السلام كى طرف ڈال ديا گيا تھا، اور اس كے پاس كى روح ہيں النساء (171).

تو واقدى نے اسے يہ آيت پڑھ كر سنائى:

اور اللہ تعالى نے آسمان و زمين ميں جو كچھ بھى ہے اپنى طرف سے تمہارے مطيع اور مسخر كرديا الجاثيۃ (13).

اور اسے كہا: پھر تو يہ لازم آتا ہے كہ سب اشياء ہى اللہ تعالى كا جزء ہيں، اللہ تعالى پاك اور بلند وبالا ہے، لھذا عيسائى مناظرہ سے باز آگيا اور اسلام قبول كرليا, تو رشيد بہت زيادہ خوش ہوا. "

اور ايك جگہ پر رحمہ اللہ تعالى كہتے ہيں:

عيسائيوں كے پاس اس گمان كى كوئى دليل اور حجت نہيں جو وہ كرتے ہيں كہ عيسى عليہ السلام كى روح كى اضافت اللہ تعالى كى جانب ہے اور يہ بہت بڑا شرف اور مرتبہ ہے، كيونكہ اس اضافت ميں تو اور بھى بہت سى مخلوقات شريك ہيں، لھذا انجيل لوقا ميں ہے كہ:

" يسوع نے اپنے شاگردوں سے كہا: تمہارا آسمانى باپ روح القدس كو ديتا ہے جس سے وہ مانگتے ہيں " .

اور انجيل متى ميں ہے:

يوحنا معدانى جب اپنى ماں كے پيٹ ميں تھا تو وہ روح القدس سے بھرا ہوا تھا.

اور تورات ميں ہے كہ:

اللہ تعالى نے موسى عليہ السلام كو فرمايا:

اپنى قوم ميں سے ستر اشخاص چن لو تا كہ ميں اس روح سے جو تجھ پر انہيں بھى فيض ياب كروں .

اور تورات ميں ہى يوسف عليہ السلام كے بارہ ميں ہے كہ:

كيا تم نے اس نوجوان جيسا كوئى ديكھا ہے جس ميں اللہ عزوجل نے روح ڈالى ہے.

اور اس میں یہ بھی ہے کہ:

بلا شبہ اللہ تعالی کی روح دانیال میں حلول کر گئی....

اس کے علاوہ بھی ، انتھی . دیکھیں: روح المعانی (6 / 25).

اور انجیل لوقا میں ہے کہ:

یاصبات روح القدس سے بھر گئیں. انجیل لوقا (1 / 41).

اور یہ قول بھی ہے :

(اور یروشلم میں ایك متقی اور صالح سمعان نامی شخص تھا جو اسرائیل کے چھٹکارے کا منتظر تھا، اور اس پر روح القدس تھا، اور روح القدس کی طرف اللہ تعالی نے وحی کی کہ وہ اس وقت تك نہیں مرے گا جب تك مسیح رب کو نہ دیکھ لے، تو روح کی طرف سے وحی کی بنا پر وہ ہیکل کی طرف آیا) .

تو قول میں صریحا یہ ہے کہ روح فرشتہ ہے اور وحی لاتا ہے ، اور اسی میں یہ بھی صراحت ہے کہ عیسی السلام (مسیح الرب) وہ اللہ تعالی کے بندے ہیں اور اللہ تعالی نے ہی انہیں مسیح بنایا.

واللہ اعلم .